Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ **الفضل** ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون: ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۸/۴۳ | منگل - ۱۸ - ذیقعدہ ۱۴۱۳ھ، ۱۱ - ہجرت ۱۳۷۲ ہش، ۱۱ - مئی ۱۹۹۳ء | نمبر ۱۰۷

خوش قسمت شخص

خوش قسمت وہ شخص نہیں جس کو دنیا کی دولت ملے - اور وہ اس دولت کے ذریعہ ہزاروں آفتوں اور مصیبتوں کا مورد بن جائے بلکہ خوش قسمت وہ ہے جس کو ایمان کی دولت ملے اور وہ خدا کی ناراضگی اور غضب سے ڈرتا رہے اور ہمیشہ اپنے آپ کو نفس اور شیطان کے حملوں سے بچاتا رہے - کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کی رضا کو اس طرح حاصل کرے گا -

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"ایک اور امر قابل یاد رکھنے کے یہ ہے کہ یہ قاعدہ ہے اور قانونِ قدرت میں داخل ہے کہ ہر چیز ضرورت سے پیدا ہوتی ہے - جس طرح ظاہری طور سے ہم دنیوی امور میں ہر روز مشاہدہ کرتے ہیں - یہ لباس، خوراک، سواریاں اور آلاتِ معیشت جتنے بھی ہیں - یہ تمام ضرورت سے پیدا ہوئے ہیں - اسی طرح سے روحانی امور میں بھی بہت سے امور ضرورت سے پیدا ہوتے ہیں - اور جب کبھی ضرورت ہوتی ہے وہ خدا کی طرف سے پوری کی جاتی ہے - ضرورت انسان کی رُوحانی جسمانی تمام اُمور میں راہ نما ہے اور اسی سے حق و باطل میں امتیاز حاصل ہو سکتا ہے - جس طرح کوئی چیز بلا ضرورت اور بے فائدہ نہیں اسی طرح بلکہ اس سے بھی بڑھ کر ضرورت حقّہ کے وقت یہ خیال کرنا کہ خدا تعالیٰ نے اس وقت کوئی سامان پیدا نہیں کیا - سخت غلطی ہے -"

(ملفوظات جلد پنجم صـ ۶۴۶)

کامیابی کا گر

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ - الثانی اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

کامیابی وہی انسان حاصل کرتا ہے جو آگے بڑھے تو خوش نہیں ہوتا اور اگر پیچھے ہٹے تو مایوس نہیں ہوتا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ جہاں میں نے پہنچنا ہے وہ اور ہی جگہ ہے، ایک طبیب مریض کو دیکھ کر کہہ سکتا ہے کہ اس کی حالت اچھی ہے نبض چلتی ہے - طاقت قائم ہے مگر اس کے ماں باپ رو بیٹھتے ہیں - پھر کبھی طاقتور انسان ہوتا ہے اور لوگ اسے موٹا تازہ سمجھتے ہیں لیکن طبیب کہہ دیتا ہے کہ اس کے دل کو ایسا صدمہ پہنچا ہوا ہے - ممکن ہے کہ ذرا سی زور کی آواز سے اس کی جان نکل جائے تو انسان کے لئے اپنی حالت کی نسبت بظاہر فیصلہ کرنا مشکل ہوتا ہے - لیکن جب وہ کسی حد کو پہنچ جاتا ہے تو پھر اس کی حالت کا اندازہ کرنے میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں رہ جاتا - اگر ایک آدمی کچھ عرصہ بیکار رہے تو اس کے اعضاء کسی قدر کام کرنے کے ناقابل ہو جاتے ہیں لیکن اگر وہ مطلقاً ان سے کوئی کام نہ لے تو وہ بالکل نکمے ہو جاتے ہیں - یہی حال روحانیت کا ہے - روحانیت میں وہ درمیان کا راستہ جس کا خدا تعالیٰ نے ڈھیل نام رکھا ہے اس میں انسان کی کامیابی اور شکست حقیقی نہیں ہوتی - اس سے اکثر لوگوں کو دھوکا لگتا ہے وہ چند روز اچھی طرح (عبادتیں کر کے) خیال کرتے ہیں کہ ہم پاک اور معصوم بن گئے ہیں لیکن ! نہیں کیا معلوم ہوتا ہے کہ شیطان ان کی بغلوں میں باہیں دیئے کھڑا ہوتا ہے اور ان کو ایک ہی دھکا دے کر تحت الثریٰ میں گرا دیتا ہے - حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر انسان گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر سیاہ نقطہ پڑ جاتا ہے - اور اگر نیکی کرتا ہے تو نور آ جاتا ہے - آخر کار ان دونوں میں سے کوئی غالب آ جاتا ہے ہاں انسان پر ایک وقت ایسا بھی آتا ہے جبکہ وہ شیطان کی زد سے محفوظ ہو جاتا ہے یا اس کے برخلاف اس کی حالت ایسی گر جاتی ہے کہ سنبھلنے کے قابل نہیں رہتا -

(از خطبہ فرمودہ ۱۸ ستمبر ۱۹۱۴ء)

سانحۂ ارتحال

محترمہ نظیر بیگم صاحبہ اہلیہ محترم مولانا عبد الرحمٰن صاحب انور سابق انچارج تحریک جدید و پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی والثالث طویل علالت کے بعد بعمر ۸۲ سال ۶ مئی ۱۹۹۳ء کی شام ربوہ میں وفات پا گئیں -

آپ مکرم انعام الرحمٰن صاحب جنہوں نے سکھر میں راہ خدا میں جان دی کی والدہ تھیں - نہایت باہمت اور مخلص خاتون تھیں اور خدمتِ سلسلہ کی لمبے عرصہ تک مختلف حیثیتوں میں توفیق پائی - وفات سے اگلے روز بعد نماز جمعہ بیت اقصیٰ ربوہ میں آپکی نماز جنازہ محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھائی - جس کے بعد آپکی تدفین مقبرہ بہشتی ربوہ میں عمل میں آئی - قبر تیار ہونے پر مکرم مولانا دین محمد صاحب شاہد نے دعا کروائی -

جملہ احباب جماعت سے آپ کی مغفرت اور بلندئ درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے -

نمایاں کامیابی

مکرم مبارک احمد صاحب تنویر دفتر مال آمد ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ ان کے بیٹے عزیز حامد احمد خان کلاس ششم نصرت جہاں اکیڈیمی ربوہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۸۰۰/۶۹۶ نمبر لے کر اپنی کلاس میں اول آئے ہیں -

اسی طرح ان کے دوسرے بیٹے عزیز محمود احمد خان ناصر نے کلاس سوئم ٹی آئی پرائمری سکول میں ۲۵۰/۲۰۷ نمبر حاصل کر کے اپنی کلاس میں دوئم پوزیشن حاصل کی ہے -

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی ۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۱۔ ہجرت ۱۳۷۲ ہش ۱۱۔ مئی ۱۹۹۳ء

مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے ۔ فرماتے ہیں:

۱۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ انسان کی سرشت اور بناوٹ میں دو قوتیں رکھی گئی ہیں ۔ اور وہ دونوں ایک دوسرے کی ضد ہیں اور یہ اس واسطے رکھی گئی ہیں کہ انسان ان کی وجہ سے آزمائش اور امتحان میں پڑ کر بصورتِ کامیابی قربِ الٰہی کا مستحق ہو۔

۲۔ اگر دنیا میں گناہ کا وجود نہ ہوتا تو نیکی بھی نہ ہوتی ۔ نیکی گناہ سے پیدا ہوتی ہے ۔ گناہ کے وجود ہی سے نیکی کا وجود پیدا ہوتا ہے۔

۳۔ اگر ایک شخص چلّا کر بولنے پر قادر ہی نہیں تو اس کا نرمی سے بولنا اخلاقِ فاضلہ میں سے نہیں سمجھا جاوے گا ۔ اگر انسان ہمیشہ ایک ہی حالت پر قائم رہتا اور دوسرا پہلو بدل ہی نہ سکتا تو پھر نیکی نیکی ہی نہ رہ سکتی ۔ افراط اور تفریط دونوں کی موجودگی ہی نیکی پیدا کرتی ہے ۔

۴۔ اگر ذہن میں کسی اَمر کا نقشہ موجود ہی نہیں تو پھر اخلاقِ حسنہ بھی کچھ نہیں ۔ ہمیشہ بدی ہی سے نیکی ممتاز کی جاتی ہے ۔ اگر ایک ہی پہلو پیدا کیا جاتا تو یقیناً کوئی اجر بھی نہ ہوتا اور کوئی خوشنودی بھی نہ ہوتی ۔

۵۔ بالکل ایسے پاک اور بے لَوث ہو جاویں کہ دین کے سامنے امورِ دنیوی کی حقیقت نہ سمجھیں اور قسما قِسم کی غفلتیں جو خدا سے دوری اور مہجوری کا باعث ہوتی ہیں وہ دُور ہو جاویں ۔

۶۔ جو انتقام کی طاقت رکھتے ہوئے انتقام نہیں لیتا وہ نیکی کرتا ہے مگر جس کو انتقام کے واسطے مُکّا مارنے کا ہاتھ ہی نہیں دیا گیا ۔ وہ کس طرح کہہ سکتا ہے کہ مَیں نے نیکی کی اور احسان کیا اور مُکّا نہیں مارا ۔

۷۔ جنہوں نے اس زندگی میں اچھی تخم ریزی کی ہوگی ۔ ان کے کے واسطے ایک پاک سلسلہ شروع ہوگا اور جنہوں نے بُری تخم ریزی کی ہوگی ان کے لئے مشکلات اور عذاب کا سلسلہ ہوگا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم حضور اقدس کے جملہ ارشادات سے کلی طور پر مستفیض ہو سکیں ۔ اے خدا تو ایسا ہی کر ۔

بھُول جاتے ہیں لوگ اپنوں کو
اور غیروں کو یاد رکھتے ہیں
فلسفہ کیا ہے اس تعلق کا
کس کو ناشاد و شاد رکھتے ہیں

ابوالاقبال

میرے ہاتھ میں پتھر دیکھو لوگو مَیں دیوانہ ہوں
گذرے وقت کا ساتھی ہوں اور آئندہ کا ایک بہانہ ہوں

میری ہستی سطحِ آب پہ گنبد کی تمثیل بنی
مَرنا ایک حقیقت ہے اور جیتے جی افسانہ ہوں

کس کا عشق ہے کس سے بڑھکر پوچھے کون بتائے کون
میری ذات ہے روشن روشن مَیں اپنا پروانہ ہوں

تم سنسان گلی کوچوں میں اپنا گھر بھی بھُول گئے
صحرا کے سب گھر ہیں میرے مَیں ہی اہلِ خانہ ہوں

خالی ہاتھ اور خالی دامن غربت اس کا نام نہیں
میرے دِل کی دَولت پرکھو مَیں تو ایک خزانہ ہوں

تارے توڑ کے لا سکتا ہوں گہنائے ہیں مَیں نے چاند
اپنوں کا اپنا ہوں مَیں بیگانوں کا بیگانہ ہوں

فرزانوں کی دنیا میں مَیں دیوانہ کہلاتا ہوں
دیوانوں کی سوچ میں مَیں فرزانوں کا فرزانہ ہوں

مَیں گمُ کردہ رستوں کا گمنام مسافر ہوں شائد
اپنے آپ کو کھو بیٹھا ہوں منزل سے بیگانہ ہوں

ایک سراب کی خاطر مَیں نے دریاؤں کو چھوڑ دیا
پانی کو پہچان نہ پایا پانی سے بیگانہ ہوں

لوگ نسیم افسانے ہی افسانے پڑھنے والے ہیں
میری باتوں سے لگتا ہے مَیں بھی اِک افسانہ ہوں

نسیم سیفی

حضرت امام جماعت الثانی (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی رہے) فرماتے ہیں:۔
"اخبار ایک دلیل ہوتا ہے اس بات کی کہ قوم کے اندر کتنی بیداری ہے۔ اگر کوئی قوم اخباروں کی طرف توجہ نہیں کرتی تو یقیناً وہ اپنی ترقی کی پوری خواہش نہیں رکھتی ۔ پس مَیں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ پورے زور سے الفضل کو پھیلانے کی کوشش کرے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی ۔ اللہ آپ سے ہمیشہ راضی رہے

لجنہ کالم

بچوں کو اگر یوں کہا جائے کہ حاجتمند کی مدد کیا کرو تو کہیں گے ہاں کریں گے مگر انہیں یہ نہیں معلوم ہو گا کہ کیا کرنا ہے۔ لیکن جب عملی طور پر انہیں سکھایا جائے گا اور ہوشیار لڑکے امداد دینے کے واقعات سنائیں گے تو دوسروں کو پتہ لگے گا کہ اس طرح مدد کرنی چاہیئے۔ سکاؤٹ بوائے کو اسی طرح سکھایا جاتا ہے کہ بچوں کے گھر بناکر اور ان میں ضروری اشیاء رکھ کر آگ لگاتے ہیں۔ اور پھر آگ کو بجھانا اور چیزوں کو بچانا سکھایا جاتا ہے۔ تو سبقاً سبقاً بچوں کو یہ باتیں سکھانی چاہئیں۔ اور گروپ میں ہی سکھائی جاسکتی ہیں۔ الگ الگ ایسا انتظام نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح ڈوبتے کو بچانا سکھانے کے لئے بھی گروپ ضروری ہیں۔ اور بچوں کو مشق کرانی چاہیئے

اس میں دوسرے لوگ بھی اگر دلچسپی لیں تو زیادہ مفید ہو سکتا ہے۔ مگر ہمارے ملک کے اخلاق ایسے ہیں کہ اگر کوئی بڑی عمر کا آدمی کھیل میں شامل ہو تو حیرت اور تعجب کا اظہار کیا جاتا ہے۔ حالانکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق آتا ہے کہ آپ شامل ہو جاتے تھے۔ ماں باپ کو بھی چاہیئے کہ بچوں کے اس قسم کے کاموں میں کبھی کبھی شامل ہو جایا کریں۔ پھر غریبوں اور مسکینوں کی مدد کرنا سکھانا چاہیئے اس کا مطلب یہ نہیں کہ جیبیں بھری ہوں۔ بلکہ یہ ہے کہ مثلاً اگر کوئی تکلیف میں ہے اندھی ہے اور بچہ اس کے ساتھ ہے جیسے وہ اٹھا نہیں سکتی تو لڑکا اٹھالے اگر کوئی گر جاتا ہے تو اسے اٹھائیں۔ اسی قسم کے اور بیسیوں کام ہیں۔

ہماری تاریخ

۱۹۲۲ء کے چند اہم واقعات

۱۹۲۲ء کے چند اہم واقعات

۱۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کے ہاں مرزا مبشر احمد صاحب پیدا ہوئے۔

۲۔ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے حفظ قرآن کی تکمیل کر لی۔ آپ کے حفظِ قرآن کی تاریخ "حافظ قرآن" نکلی۔

۳۔ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس مولوی غلام احمد صاحب بدوملہوی، مولوی ظہور حسین صاحب، مولوی محمد شہزادہ خان صاحب اور مولوی ظل الرحمان صاحب بنگالی نے مربیوں کی کلاس کا امتحان پاس کیا۔

۴۔ حضرت میاں جمال الدین صاحب سیکھوانی اور حضرت ماسٹر احمد حسین صاحب فرید آبادی کا انتقال ہوا۔

۵۔ پشاور کے علاقہ جہانگیر پورہ محلہ گل بادشاہ میں احمدیہ بیت الحمد تعمیر ہوئی جس میں حضرت قاضی محمد یوسف صاحب مردان کی کوششوں کا بہت دخل تھا۔

۶۔ قادیان سے ایک انگریزی اخبار البشریٰ کے نام سے ۲۰ مئی ۱۹۲۲ء کو جاری ہوا۔ جسکے ایڈیٹر اور مینیجر چوہدری غلام محمد صاحب بی اے سیالکوٹی مدرس تعلیم الاسلام ہائی سکول تھے۔ البشریٰ جو دستی پریس پر چھپتا تھا۔ کچھ مدت چل کر بند ہو گیا۔

۷۔ اگست ۱۹۲۲ء میں ذوالفقار علی خان صاحب ایڈیشنل سیکرٹری حضرت امام جماعت الثانی نے وائسرائے ہند کی خدمت میں خط لکھا کہ رمضان میں مسلمان قیدیوں کو مشقت سے مستثنیٰ کیا جائے یا برائے نام مشقت لی جائے۔ اور نماز تراویح کے لئے حافظ قرآن مہیا کئے جائیں۔ اس درخواست پر سب سے پہلے جس صوبے نے مسلمان قیدیوں کے لئے اس نوع کی سہولت مہیا کرنے کا اعلان کیا وہ صوبہ بہار تھا۔

۸۔ حضرت امام جماعت الثانی نے میاں عبدالسلام صاحب عمر کا نکاح چوہدری ابو الہاشم خان صاحب ایم اے کی دختر محمودہ صاحبہ کے ہمراہ پڑھا۔

۹۔ حضرت امام جماعت الثانی کے ارشاد پر قادیان میں تقاریر کی مشق کے لئے ایک انجمن قائم ہوئی جسکے صدر حضرت مولوی شیر علی صاحب اور سیکرٹری سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب مقرر ہوئے

۱۰۔ مدرسہ احمدیہ میں حافظ کلاس کھولی گئی۔

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

افکارِ عالیہ

میں نے گذشتہ دنوں میں (اللہ تعالیٰ کی طرف دوڑو) کے مضمون پر کچھ روشنی ڈالی تھی لیکن یہ مضمون محض ایک سطحی اور عمومی مضمون نہیں ہے کہ کسی کو کہہ دیا جائے کہ خدا کی طرف دوڑو بلکہ یہ سمجھانا ضروری ہے کہ کس سے بھاگو۔ کس طرف بھاگو۔ اور یہ بتانا ضروری ہے کہ جب تک بھاگنے والا خطرے کی سمت معین نہیں کرتا تو اس کے بھاگنے کی سمت بھی معین نہیں ہو سکتی۔ حضور نے فرمایا یہ صحیح ہے کہ خدا تعالیٰ ہر طرف ہے لیکن ہر خطرے سے آپ کو ہر جگہ پناہ نہیں مل سکتی۔ بلکہ خطرے کی سمت، بچاؤ کی سمت معین کرتی ہے۔ آپ خطروں کی نشاندہی کرتے چلے جائیں۔ ان کے مقابل پر آپ کا دماغ خود آپ کو بتاتا چلا جائے گا کہ یہاں آپ خدا کی سمت میں ہیں۔ لیکن کس سمت میں خدا سے پناہ مانگنی ہے۔ اس کا تعین خطرے نے کرنا ہے۔ بعینہٖ یہی حال گناہوں کا ہے۔ گناہوں کے تعین کے بغیر آپ کو یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ آپ نے کس طرح خدا کی پناہ حاصل کرنی ہے۔ ہر گناہ اپنے مقابل پر ایک الٰہی صفت سے خوف کھاتا ہے۔ اور اس کو اس صفت کے دائرے میں داخل ہونے کی اجازت نہیں۔ اس لئے جب آپ گناہ کا تعین کر دیں گے تو اس الٰہی صفت کا تعین خود بخود ہو جائے گا۔ اس مضمون کو سمجھنے کے بعد آپ کو کشتی نوح کی اس عبارت کی سمجھ آ سکتی ہے۔ جس میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے بعض چھوٹے چھوٹے گناہوں کا ذکر کرکے فرمایا کہ جو ان گناہوں سے بھی توبہ نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں۔ اس لئے بعض دفعہ کم فہم لوگ اس عبارت کو پڑھ کر ڈرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ کیا مطلب ہے کہ حضرت بانی سلسلہ کو ماننے والا کیا اس دنیا میں ایک بھی نہیں۔ یقیناً ہے۔ لیکن انہوں نے اس عمارت میں داخل ہوتے وقت کوئی نہ کوئی سوراخ ایسے چھوڑ دیئے ہیں کہ وہ دیوار جو ان کے گرد حضرت بانی سلسلہ نے بنائی ہے وہ ہر طرف سے ان کی حفاظت نہیں کر رہی تو صفات الٰہی کی طرف دوڑنے کا مضمون ہمیں یہ بتا رہا ہے کہ ایک پہلو سے خدا کی پناہ میں آنے کے باوجود بعض دوسرے پہلوؤں سے ہو سکتا ہے کہ امن کی حالت میں نہ رہیں۔ چنانچہ جو شخص جھوٹ سے پرہیز نہیں کرتا وہ حق ذات سے تعلق نہیں جوڑ سکتا۔

اسی طرح آپ دوسری صفات پر غور کرنا شروع کر دیں۔ آپ کو معلوم ہو گا کہ اس الٰہی صفت میں خصوصیت کے ساتھ ان باتوں سے پناہ دینے کی قوتیں موجود ہیں۔ پھر آپ کو اپنے گناہوں کا شعور پیدا کرنا پڑے گا۔

یہاں ظلوم سے مراد دوسروں پر ظلم کرنے والا نہیں بلکہ اپنے نفس پر ظلم کرنے والا ہے۔ اس شدت سے اپنے نفس سے برائیاں دور کرنے والا کہ جیسے اس کے اپنے دل میں اپنے نفس کے لئے رحم کا کوئی جذبہ باقی نہیں ہے۔ اور جہول اسے کہتے ہیں جو پھر عواقب سے بے خبر ہو جائے۔ جب انسان اس طرح اپنی راہ چھوڑ دیتا ہے اور اپنے نفس کو خدا کی خاطر ہلاکت میں ڈالتا ہے تو وہ ظلوم اور جہول کہلاتا ہے۔ تب اسے آسمان سے یہ نوید آتی ہے کہ کیا تو اپنے نفس کو ہلاک کر لے گا۔ اور یہ وہ مضمون ہے جو آپ کو اپنے گناہوں کا شعور بخش سکتا ہے۔ اپنے نفس پر رحم کرنے والا نہیں بلکہ ظلم کرنے والا بننا پڑے گا۔ غیر کی برائیاں تلاش کرنے والی آنکھ اپنی آنکھ کو کبھی اپنی طرف بھی تو لوٹائیں۔

حضور نے فرمایا حال یہ ہے کہ ہم میں سے ہر ایک اپنے نفس کے گند پہلے غیر کی آنکھ سے چھپاتا پھرتا ہے اور پھر اپنی آنکھ سے بھی چھپانے لگتا ہے اور جب اپنی نظر سے بھی بیماریاں اوجھل ہو گئیں تو پھر آپ کو کیا پتہ چلے گا کہ کس سمت میں بھاگنا ہے۔ نہ خطرے کی سمت متعین نہ پناہ کی سمت معین تو آپ کس طرف بھاگیں گے۔ خدا پھر بھی ہر سمت ہو گا۔ اور اس خدا کے امن کی باہیں پھر بھی کھلی اور آپ کی منتظر ہوں گی۔ لیکن آپ حرکت نہیں کر سکیں گے۔ کیونکہ آپ کو کچھ پتہ نہیں کہ اس وقت میرا امن خدا کی کس سمت میں واقع ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ــــ نون سین

بل کلنٹن کے نئے اقدام

امریکہ کے صدر بل کلنٹن نے کہا ہے کہ وہ بوسنیا ہرزے گووینا کے جھگڑے کو نبٹانے کے لئے سخت اقدامات کا سوچ رہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ انہیں امید ہے کہ جو اقدامات وہ کرنا چاہتے ہیں کانگریس اور امریکہ کے حمایتی ان کی حمایت کریں گے۔ اگرچہ ان کے اعلیٰ فوجی افسروں نے اور سیاست دانوں نے بھی کہا ہے کہ امریکہ کی طرف سے فوجی کارروائی ملک کو ایک اور ویٹ نام میں کھینچ لے جائے گی۔ لیکن صدر کلنٹن نے کہا کہ انہوں نے ارادہ کر لیا ہے کہ وہ اس جھگڑے کو نبٹانے کے لئے سخت اقدام کریں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ انہیں اس بات کا ابھی تک یقین ہے کہ امریکہ کو اس سلسلے میں خاصا مضبوط اور مثبت جواب دینا چاہیئے۔ جہاں تک ان کے اقدامات کا تعلق ہے وہ ابھی انہوں نے ظاہر تو نہیں کئے اور کہا ہے کہ میں اس کے متعلق غور کر رہا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ میں کانگریس کو اپنی حمایت پر آمادہ کر لوں گا۔ اور اسی طرح امریکہ کے حمایتی بھی میرا ساتھ دیں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ مجھے تو اس بات کا بھی یقین ہے کہ اگر کوئی فوجی اقدام کیا گیا تو اقوام متحدہ بھی اسے درست قرار دے گی۔ اس سلسلے میں انہوں نے کہا کہ میں صرف اس وقت اتنا کہہ سکتا ہوں کہ ہم بڑی محنت سے ان اقدامات پر غور کر رہے ہیں اور عنقریب اپنے فیصلے سے عالمی برادری کو آگاہ کریں گے اس سلسلے میں بل کلنٹن نے اپنے قانون ساز افراد سے خاصی لمبی گفت و شنید کی ہے۔ اس ساری گفت و شنید کا مطلب یہ تھا کہ اگر وہ فوجی اقدامات کریں تو ان کی قانونی حیثیت کیا ہو گی۔ کیونکہ ایسا کرنے کے لئے انہیں خاصی احتیاطیں برتنی پڑیں گی۔ اور کئی ایسے سوالات ہیں جن کا جواب دینا پڑے گا۔ انہوں نے اس بات کا اعتراف کیا کہ یہ معاملہ خاصا مشکل ہے۔ اس کے وائٹ ہاؤس نمائندے جارج سٹیفن پولوس نے کہا کہ اس معاملے میں فیصلہ ایک ہفتے کے اندر اندر ہو جائے گا۔ جب یہ فیصلہ ہو جائے گا۔ تو ان کے وزیر خارجہ وارن کرسٹو فر یورپ اور روس جائیں گے تاکہ اپنی طے شدہ پالیسی کو ان کے سامنے رکھیں اور ان کا عندیہ لیں کہ وہ اس سلسلے میں کیا کہتے ہیں۔

یلسن کا ریفرنڈم

روس کے صدر مسٹر یلسن نے ریفرنڈم بھاری اکثریت سے جیت لیا ہے اور انہوں نے اپنے نائب کے اختیارات میں کمی کر دی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ جن اختیارات میں کمی کی گئی ہے انہیں وہ خود اپنے پاس رکھیں گے۔

مسٹر یلسن جو اقتصادی اصلاحات نافذ کرنا چاہتے ہیں اب ان کے لئے راستہ ہموار ہو گیا ہے اور وہ اپنے ۵۸ فی صد ووٹوں کا سہارا لیتے ہوئے جلد جلد اقتصادی اصلاحات کو نافذ کر سکیں گے اور اپنی مخالفت کو ختم کرنے کے بھی اقدامات کرنے کے مجاز ہوں گے۔ ان کا خیال ہے کہ روس کی اقتصادیات یورپ کی طرح کی ہونی چاہیئے یعنی کھلی مارکیٹ ہو اور کسی شخص کو اس بات پر مجبور نہ کیا جائے کہ وہ صرف فلاں چیز تیار کر سکتا ہے اور اس کے علاوہ وہ کچھ تیار نہ کرے۔ بیرونی ممالک سے بھی اشیاء خاصی مقدار میں منگوائی جا سکیں گی اور اپنی مصنوعات بھی دیگر ممالک میں نہایت آسانی کے ساتھ بھیجی جا سکیں گی۔

جس شخص کے اختیارات انہوں نے کم کئے ہیں اس نے ۱۹۹۱ء میں یلسن کے انتخابی ٹکٹ پر انتخاب جیتا تھا۔ لیکن آہستہ آہستہ دونوں کے اختلافات بڑھتے گئے اور اب وہی یلسن کے سب سے بڑے مخالف سمجھے جاتے ہیں۔ لیکن ریفرنڈم میں یلسن کو کامیابی ہونے کی وجہ سے مخالفتیں یا دب گئی ہیں یا انہیں دبایا جا سکتا ہے۔

وسیم سجاد کی باتیں

سینٹ کے چیئرمین وسیم سجاد نے کہا ہے کہ جہاں تک قومی ترقی کا سوال ہے اور ملکی بہبود کا اس کا انحصار اس بات پر ہے کہ جمہوری ادارے فروغ پائیں اور جمہوری اقدار کے فروغ کے لئے یہ ضروری ہے کہ شرح خواندگی کو بڑھایا جائے۔ آپ گورنمنٹ ڈگری کالج ہری پور کے سٹاف اور طلباء سے خطاب کر رہے تھے۔ آپ نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ گذشتہ سالوں میں حکومتوں نے بڑے بڑے دعوے تو بیشک کئے کہ وہ جمہوریت کو فروغ دینا چاہتے ہیں۔ اور اس طرح وہ قومی اور ملکی بہبود کے سامان کریں گے۔ لیکن افسوس ہے کہ ان کی نامکمل کوششوں سے کوئی مفید نتائج برآمد نہ ہوئے۔ ۸۰ فیصد ناخواندہ لوگوں کی وجہ سے ملک اتنی ترقی نہیں کر رہا جتنی کرنی چاہیئے۔ اور اسکے جمہوری ادارے بھی ضرورت سے مطابق مضبوط نہیں ہو کے۔ اگر ہم نے تعلیم کی اہمیت کو اچھی طرح سمجھ لیا ہوتا۔ اور اسکی طرف پوری توجہ دی جاتی تو اس سے ہم اپنی ناکامیوں سے بچ سکتے تھے خاص طور پر جمہوری اداروں کے سلسلے میں۔

مسٹر وسیم سجاد نے مزید کہا کہ ہم نے اس ملک کو بہت قربانیاں دے کر اسلام کے نام پر حاصل کیا تھا۔ لیکن افسوس ہے کہ ہماری خامیوں اور کوتاہیوں کی وجہ سے سیاسی اور انتظامی گھپلوں کے باعث ہم صحیح طور پر کام نہیں کر سکے۔ اور پاکستان کو پاکستانی نظریہ کے مطابق نہیں ڈھال سکے۔

مسٹر وسیم سجاد نے کہا کہ سارے معاشرے کو غفلت کا ذمہ دار قرار دیا جانا چاہیئے۔ ہمارے سرکاری افسران ہمارے سیاست دان اور انتظامیہ کے اراکین، دانشور، ماہرین تعلیم، وکلاء، اساتذہ والدین اور طلباء ان میں سے کسی کو بھی مبرا قرار نہیں دیا جا سکتا انہوں نے اس بات کا بھی ذکر کیا کہ اگر تعلیمی معیار درست رکھے جائیں اور ان کے ساتھ کردار سازی کی طرف سے بھی غفلت نہ کی جائے تو یقیناً بہتر افراد پیدا کئے جا سکتے ہیں۔ اور یہی درحقیقت ملک کے صحیح معنوں میں معمار ہوں گے۔

الیکشن کمیشن

چیف الیکشن کمشنر نے بتایا ہے کہ الیکشن کمیشن میں تبدیلیاں لائی جا رہی ہیں۔ اس سلسلے ہی انہوں نے اپنی اس میٹنگ کا ذکر کیا جو انہوں نے صدر مملکت غلام اسحاق خان سے گذشتہ روز کی تھی۔ اور کہا کہ جو تبدیلیاں لائے جانے کا امکان ہے ان کے متعلق ان سے گفت و شنید ہوئی۔ انہوں نے ایک سوال کے جواب میں یہ بھی کہا کہ وہ چیف الیکشن کمشنر رہنے میں دلچسپی نہیں رکھتے ۹ نومبر ۱۹۹۴ء کو ان کی ٹرم ختم ہو رہی ہے۔ اگر اس کے بعد انہیں دوبارہ منتخب نہ کر دیا گیا تو وہ کسی طرح بھی یہ خواہش نہیں کریں گے کہ انہیں چیف الیکشن کمشنر بنایا جائے۔ یعنی وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اگر قائم رہے تو ٹھیک ہے اور اگر قائم نہ رہے تو بھی ٹھیک ہے ان کی ذاتی دلچسپی اس بات میں نہیں ہے کہ وہ ۹ نومبر ۱۹۹۴ء کے بعد بھی الیکشن کمشنر رہیں۔ کہا جا سکتا ہے کہ اگر یہ تبدیلیاں سیاسی پارٹیوں کے ساتھ مشورہ کر کے کی گئیں تو سیاسی پارٹیاں نہایت خوش دلی کے ساتھ الیکشن میں حصہ لیں گی لیکن اگر ایسا نہ ہوا تو جیسی بددلی کے ساتھ حصہ لیا جائے گا۔ وہ ملک کے مفاد میں نہیں ہو سکتا۔

قیام امن ــ مشرق وسطیٰ

واشنگٹن میں مشرق وسطیٰ میں قیام امن کے آٹھویں دور میں بھی دوسرے روز تک کوئی کامیابی نظر نہیں آرہی تھی نہ اسرائیلی کوئی ایسی تجاویز پیش کرتے تھے جو امن کی طرف لے جانے والی ہوں نہ عربوں نے کوئی ایسی بات کی اور تجزیہ نگاروں کا یہ خیال ہے کہ یہ دور بھی اسی طرح ناکام رہے گا جس طرح پہلے دور ناکام رہے ہیں۔ اگرچہ پر امید تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ ان ادوار کا جاری رہنا ہی اس بات کی دلیل ہے۔ کہ عرب اور اسرائیل کے باشندے دونوں چاہتے ہیں کہ امن کا قیام ہو۔ اسرائیل نے جن لوگوں کو ملک بدر کیا ہوا ہے ان میں سے تیس کی واپسی کی پیشکش کی ہے لیکن جیسا کہ پہلے ہوتا رہا ہے یہ لوگ اس وقت آنے کے لئے تیار نہیں جب تک سب کو واپس نہ بلایا جائے۔

دعا اور اس کی قبولیت کے زمانہ کے درمیانی اوقات میں بسا اوقات ابتلاء پر ابتلاء آتے ہیں اور ایسے ایسے ابتلاء بھی آجاتے ہیں جو کمر توڑ دیتے ہیں مگر مستقل مزاج سعید الفطرت ان ابتلاؤں اور مشکلات میں بھی اپنے رب کی عنایتوں کی خوشبو پاتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس نے کیا کہا

اخبارات کے شکریہ کے ساتھ

فرنٹیئر پوسٹ

۱۳ - اپریل ۱۹۹۳ء

Mosque loudspeakers & a Christian's death

A few days ago, a Christian lady living next door to a mosque (Krishan-Nagar, Lahore, breathed her last. A delegation of a few (Muslim) residents of this locality approached the Imam of this mosque and made a request to him to announce on the loudspeakers of the mosque the obituary of the deceased lady who was most social and gentle and known for her kindness.

The mullah refused to accede to their request and refused to make announcement of her death on the mosque's public address system, without standing in the awe of God, with an absurd reason that she was Christian and his Shariat did not permit him to do so.

It is worth mentioning here that this mosque is equipped with four king size loud-speakers coupled with a powerful amplifier and go on announcing day in and day out, at highest pitch about lost children, lost goats, death, 'chaliswan' and other miscellaneous causes and affairs. The Imam holding the charge of this mosque never objected to such announcements, but when he is asked to announce the death of a human being, he refused.

This needs the attention of religious scholars/ulema of repute: is the announcement of death of a Christian on the speakers of a mosque prohibited in Shariat?

Through the columns of your esteemed paper, the chairman of the Islamic Ideology Council is requested to look into the matter and enlighten.

M. AMIN MIRZA,
Lahore.

THE FRONTIER POST

Tuesday April 13, 1993

فرنٹیئر پوسٹ ۱۳-اپریل ۱۹۹۳ء کے شمارے میں مسٹر ایم امین مرزا لاہور سے لکھتے ہیں۔

چند دن قبل ایک عیسائی خاتون جو ایک مسجد واقع کرشن نگر لاہور کے دروازے کے سامنے رہتی تھیں انتقال کر گئیں۔ محلے کے چند (مسلمان) شہریوں نے مسجد کے امام صاحب سے رابطہ کیا اور درخواست کی کہ مسجد کے لاؤڈ سپیکر سے خاتون کی وفات کا اعلان کر دیا جائے یہ خاتون نہایت نرم مزاج، ہمدرد اور سماجی کارکن تھیں اور اپنی نیک عادات کی وجہ سے محلے میں جانی جاتی تھیں۔

ملا نے ان کی اس درخواست کو قبول کرنے سے انکار کر دیا اور اس کے لئے یہ فضول دلیل دی کہ چونکہ موصوفہ عیسائی ہیں اس لئے ان کی شریعت کے مطابق اس کا اعلان مسجد کے لاؤڈ سپیکر سے نہیں ہو سکتا۔

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ یہ مسجد ۴ کنگ سائز لاؤڈ سپیکروں سے مسلح ہے اور نہایت طاقتور ایمپلی فائر اس کی پشت پر ہے اور آئے دن اس سے پوری آواز کے ساتھ گم شدہ بچوں، گم شدہ بکریوں، وفات، چالیسواں اور دیگر متفرق قسم کے اعلانات نشر ہوتے رہتے ہیں۔ اس مسجد کے امام نے کبھی ان اعلانات پر اعتراض نہیں کیا۔ لیکن جب ان سے ایک انسان کی وفات کا اعلان نشر کرنے کو کہا گیا تو انہوں نے انکار کر دیا۔

مذہبی علماء اور سکالروں کو اس مسئلے پر توجہ دینی چاہیئے کہ کیا شریعت کی رُو سے کسی غیر مسلم کی وفات کا اعلان مسجد کے لاؤڈ سپیکر پر کرنا ناجائز ہے؟

آپ کے مؤقر اخبار کی وساطت سے میں چیئرمین اسلامی نظریاتی کونسل سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس معاملے میں اپنی رہنمائی سے نوازیں۔

دی نیوز

۲۵ - اپریل ۱۹۹۳ء

دی نیوز انٹرنیشنل نے ۲۵ اپریل ۹۳ء کے شمارے میں جاوید یوسف زئی خطوط کے کالم میں کہتے ہیں:-

نیوز پوسٹ میں سرحد کے نام کی تبدیلی کے سلسلے میں حال ہی میں بہت سے دلچسپ خطوط چھپے ہیں۔ اب تک آخری خط مسٹر کیانی کا ۱۵ اپریل کو شائع ہوا تھا۔

میرا گیارہ سالہ بیٹا خیبر اس تجویز کے متعلق بڑا جوش و خروش رکھتا ہے اور وہ انکل کیانی کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہے۔ اور اسی طرح دوسرے انکل کا بھی، کیونکہ وہ اس خط میں صوبے کا نام اسکے نام پر رکھنا چاہتے ہیں۔ اسکے پاس پہلے ہی ایک بنک ہے۔ بنک آف خیبر۔ اس کے پاس سڑک بھی ہے جو پشاور چھاؤنی میں ہے جسے خیبر روڈ کہتے ہیں اور اس کے پاس ایک عالمی شہرت رکھنے والا پاس (PASS) بھی ہے۔ دی خیبر پاس۔

اس سلسلے میں اسے اتنا جوش ہے کہ اب وہ نواز شریف کو لکھنا چاہتا ہے کہ پاکستان کا نام بدل کر خیبرستان رکھ دیا جائے۔ اسکے دو بھائی اور ایک بہن اس سلسلے میں اس سے خاصا حسد کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اگر ایک ایک صوبے کا نام ان دونوں کے ناموں پر بھی رکھا جا سکے تو بہتر ہو گا۔

این۔ ڈبلیو۔ ایف۔ پی یعنی صوبہ سرحد برطانیہ کے حکمرانوں نے بڑی ہوشیاری کے ساتھ یہ نام رکھا تھا۔ تاکہ پختونوں کی خواہشات کو دبایا جا سکے جو چاہتے تھے کہ ان کا تشخص قائم ہو۔ جو صدیوں سے چلا آرہا ہے اور جو تمام حملے برداشت کر رہا ہے۔ ہم جو پختون ہیں ہمارے لئے این ڈبلیو ایف پی کا ہمیشہ یہ مطلب رہا ہے کہ این۔ نیور، ڈبلیو، وِش، ایف، فار پی۔ پختونستان۔

پاکستان کے وجود میں آنے کے بعد پختونستان کے قیام کا بعض لوگوں نے شرارت کے ساتھ ہوّا کھڑا کر دیا۔ یہ لوگ اپنے سیاسی مفادات کے لئے ایسا کرنا چاہتے تھے۔ اور انہیں اس سے خاصا فائدہ بھی پہنچا۔ یعنی انہوں نے ساری عمر اس سے فائدہ اٹھایا۔ ایسے۔ این ڈبلیو۔ ایف۔ پی۔ کے سیاسی لیڈر جو این ڈبلیو ایف۔ پی کی بجائے اس صوبے کا نام پختونستان رکھنے کی جرأت کریں۔ انہیں غدار کہا گیا۔ اور ہندوستان کے ایجنٹ بھی۔ جنہوں نے ایسا کرنے سے انکار کیا۔ انہیں اس کا صلہ بھی ملا۔

اس نام سے انہیں شرمانا بھی نہیں چاہیئے۔ ہم چاہتے ہیں کہ کوئی شخص ہماری حب الوطنی کو چیلنج نہ کرے۔ ہم پاکستانی ہیں اور ہماری پختون غیرت کو یہ کہہ کر کہ انہیں دوسرا نام دیا جائے چیلنج نہ کیا جائے۔ انہیں یہ بھی چاہیئے کہ وہ ہم پر نام تھوپے نہیں۔ ایسا نام جو ہمارے تشخص کے فخر کو بطور پختون مجروح کرے اگر میرے دوست مسٹر کیانی اور دوسرے ابھی تک یہ سمجھتے ہیں کہ خیبر این ڈبلیو ایف پی اور بلوچستان کا نام بولان مناسب ہے تو میں انہیں یہ تجویز پیش کروں گا کہ وہ سب سے پہلے پنجاب کا نام راوی رکھیں۔ سندھ کا مہران اور کشمیر کا مظفر آباد۔ اگر یہ بات بھی انہیں قابل قبول نہیں ہے تو پانچوں صوبے یعنی دو آب، سہ آب، چہاب اور البتہ پنجاب نام تو موجود ہی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس طرح ہم زیادہ متحد مضبوط، اور محب وطن ظاہر ہوں۔

۔ یہ خط نوشہرہ کلاں سے لکھا گیا۔

دی نیوز

۱۶ - اپریل ۱۹۹۳ء

ایم حمید ۱۶ - اپریل ۱۹۹۳ء کے انگریزی اخبار "دی نیوز انٹرنیشنل" کے خطوط کے کالم میں کہتے ہیں:-

میرے مسلمان ساتھیو! اگر آپ اپنے

Food for thought

From M. Hameed

My Muslim compatriots—if you call yourselves Muslims—be ashamed of yourselves. On March 21, half-a-dozen or so fundamentalist fanatics attacked the church and house of Fr. James Archangels in Renala Khurd. They opened fire with Kalashnikovs and almost destroyed the property. The police were informed immediately but they came a couple of hours after the goons had left.

Earlier on March 3 the Convent at Sahiwal was attacked by fundamentalist fanatics. They broke into the Convent, maltreated the sisters and locked them up in a room. They then looted the Convent and left after several hours.

My compatriots, if things like this had happened in India or England to our brethren and mosques, we would have started riots all over Pakistan. What is the difference between desecrating a mosque and a church? With what face can we criticise Hindu fundamentalists for desecrating the Babri Mosque? A fundamentalist is uneducated and illiterate and it makes no difference whether he is a Muslim, Hindu or Jew.

Muslims must not forget that their violence and excesses on other religious minorities eventually lands on them alone. Take a look at what is happening in India, Burma, Bosnia, Iraq, Iran, Egypt, Algeria and many other Muslim countries.

These fundamentalists are the enemies of Islam and the human race. They should be destroyed from the roots. They are like cancer and unless surgically removed will destroy the "ummah".

Karachi

The News International, Friday, April 16, 1993

آپ کو مسلمان کہتے ہیں تو آپ کو اپنی ذات میں شرمندگی کا احساس ہونا چاہیئے۔ ۲۱ مارچ کو نصف درجن یا اس کے قریب بنیاد پرست متعصب افراد نے گرجے پر حملہ کیا اور اسی طرح فادر جیمز آرکینجل کی رہائش گاہ پر بھی ایسا رینالہ خورد میں ہوا انہوں نے کلاشن کوف کے ساتھ فائرنگ بھی کی اور جائیداد تقریباً تباہ کر دی۔ پولیس کو فوری طور پر اطلاع دی گئی لیکن وہ چند گھنٹوں کے بعد پہنچے جبکہ یہ لوگ جا چکے تھے۔

اس سے قبل ۳ مارچ کو ساہیوال کے کانونٹ پر بنیاد پرست متعصب افراد نے حملہ کیا۔ وہ توڑ پھوڑ کرتے ہوئے کانونٹ کے اندر داخل ہو گئے وہاں سسٹر کے ساتھ انہوں نے ناروا سلوک کیا اور انہیں ایک کمرہ میں بند کر دیا۔ اور اس کے بعد انہوں نے کانونٹ کا سامان لوٹا اور کئی گھنٹوں کے بعد وہاں سے تتر

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادِ رفتگاں ـــــ ضیاء اللہ ظفر

مکرم ٹھیکیدار غلام محمد صاحب خادم

مکرم والد صاحب کو ہم سے جدا ہوئے ایک سال سے زائد عرصہ گزر چکا ہے آپ ایک لمبا عرصہ بیمار رہنے کے بعد ۴ دسمبر ۱۹۹۱ء کو اس جہانِ فانی سے کوچ کر گئے۔ آپ قادیان کے قریب واقع ایک بستی "ونت موکل" میں ۱۹۲۴ء میں پیدا ہوئے اور ۱۹۳۷ء میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو) کے ہاتھ پر بیعت کی۔ کم تعلیم ہونے کے باوجود آپ کو مذہب سے بہت لگاؤ تھا۔ جب آپ کے کانوں میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی آمد کی خبر پڑی تو دو تین سال بار بار قادیان آتے رہے اور مطالعہ کرتے رہے آخر ۱۵ سال کی عمر میں ہی احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی اپنے خاندان میں آپ اکیلے ہی احمدی تھے۔ آپ کو جماعت سے عشق کی حد تک پیار تھا۔ احمدی ہونے کے بعد آپ نے حضرت بانی جماعت احمدیہ کی تمام کتب کا مطالعہ کیا۔

صبح تلاوت کلام پاک اور ترجمہ پڑھنے کے بعد سلسلے کی ضرور کوئی نہ کوئی کتاب پڑھتے۔ جب کبھی خاکسار سے کتاب پکڑانے کے لئے کہتے میں کتاب کا نام پوچھتا تو فرماتے سارا خزانہ ہی تو ہے۔ کوئی پکڑا دو۔ میرے جامعہ میں داخل ہونے کے بعد اکثر نصیحت کرتے کہ کتب کا مطالعہ ضرور کرتے رہا کرو۔

علاوہ ازیں آپ بہت عبادت گزار تھے جہاں تک خاکسار کا مشاہدہ ہے نماز باجماعت ادا کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتے آپ لکڑی کا کام کیا کرتے تھے اور اس کام کا ٹھیکہ کر لیا کرتے۔ ایک دفعہ مالک مکان کے اصرار پر دیہاڑی پر کام کرنا شروع کیا۔ جب دوپہر کو ظہر کی نماز کے لئے جانے لگے تو مالک مکان نے کہا اگر آپ نماز پڑھیں گے تو کام میں حرج ہوگا۔ آپ نے اس کا کام چھوڑ دیا۔

عبادت کی پابندی کا تو یہ حال تھا کہ بیماری کے ایام میں جب بالکل نحیف اور کمزور ہو گئے اس وقت بھی گرتے پڑتے گرمی ہو یا سردی بیت السلام (فیکٹری ایریا) میں جایا کرتے تھے۔ جب بہت زیادہ کمزوری ہو جاتی اور اٹھ بھی نہ سکتے تو کہتے اب میں عبادت کے لئے نہیں جا سکتا۔ کیا کروں۔ کہیں میرا خدا ہی مجھ سے ناراض نہ ہو جائے دل میں خدا کا بہت زیادہ خوف رکھتے تھے

جب خاکسار نے جامعہ میں داخلہ لیا تو فرمانے لگے یہ بہت بڑی ذمہ داری کا کام ہے اس کو معمولی مت سمجھنا۔ جب کبھی عبادت میں مجھ سے دیر ہو جاتی اور گھر میں نماز پڑھتا دیکھتے تو فرماتے۔ تم واقف زندگی ہو پھر بھی عبادت میں سستی کرتے ہو۔

گھر میں جب والدہ صاحبہ کے ساتھ کبھی تلخی ہو جاتی تو مذاق میں ٹال دیا کرتے تھے۔ آپ کی دیانت کے بارہ میں مکرم چوہدری عبد المجید صاحب جو اس وقت خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میرے ساتھ لکڑی خریدنے فیصل آباد تشریف لے گئے۔ بہت سی دوکانوں میں گئے اور بھاؤ بھی پوچھا دوکاندار کا عموماً یہ دستور ہوتا ہے کہ وہ ٹھیکیدار کو اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کرتے ہیں اور ہلکی لکڑی زیادہ داموں میں دلوا کر بعد میں رقم آدھی آدھی بانٹ لیتے ہیں چنانچہ اسی طرح دوکانداروں نے آپ کو اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کی لیکن کیونکہ آپ ایسی طبیعت کے انسان نہیں تھے اس لئے ان کے ساتھ نہیں ملے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ بعد میں دوکانداروں نے مجھے کہا کہ یہ شخص بہت دیانت دار معلوم ہوتا ہے اس کو ہم نے اپنے ساتھ ملانے کی بہت کوشش کی لیکن یہ ہمارے ساتھ نہیں ملا۔

پاکستان بننے کے بعد ۱۹۵۰ء میں آپ نے احمد نگر میں سکونت اختیار کی آپ ہمیشہ یہ دعا کرتے تھے کہ کہیں ربوہ میں رہائش مل جائے تاکہ آسانی سے امام جماعت کی اقتداء میں عبادت کا اہتمام کر سکوں۔ چنانچہ ۱۹۷۵ء میں اللہ تعالیٰ نے ربوہ میں سکونت رکھنے کی توفیق عطا فرمائی۔ آپ موصی تھے ۱۹۶۵ء میں وصیت کی۔ چندہ کی ادائیگی میں کبھی کوتاہی نہیں کی۔ آپ ہمیشہ سیکرٹری صاحب مال کے گھر یا بیت میں ہی ادائیگی کر دیا کرتے تھے

جب حضرت امام جماعت (الثانی) نے تحریک جدید کا اعلان فرمایا تو آپ نے بھی اس میں حصہ لیا۔ چنانچہ تحریک جدید کے پانچ ہزار مجاہدین میں آپ کا نام بھی شامل ہے آپ کو وقف عارضی کا بھی بہت شوق تھا۔ دو یا تین دفعہ آپ نے وقف عارضی کی جب واپس آتے تو فرمایا کرتے کہ دوران وقف عارضی دوسروں کی تربیت تو ایک طرف اپنی اصلاح کا بہت موقع میسر آتا ہے

آپ نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ پانچ بھائی اور دو بہنیں چھوڑے ہیں۔ سب کی ذمہ داریوں سے اپنی زندگیوں میں ہی سبکدوش ہو گئے تھے۔

آخر میں خاکسار قارئین کی خدمت میں درخواست کرتا ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم والد صاحب کے درجات بلند فرمائے اور آپ کے لواحقین کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور نیک اور خادم دین بننے کی توفیق دے۔

ارادت احمد ـــــ

مکرم چوہدری فیض احمد صاحب گھمن

ادھیڑ عمر، سفید داڑھی، پنجاب کے روایتی تہہ بند، کرتہ میں ملبوس گرمیوں کی تپتی دوپہر میں ایک شخص کرسی پر بیٹھا میز پر رکھے بڑے بڑے رجسٹروں پر کچھ لکھتا جا رہا ہے۔ وقت گزرتا جا رہا ہے لیکن اس کو پرواہ نہیں۔ پھر نماز کا وقت آیا تو تمام کتابیں آہستہ آہستہ بند ہونے لگیں اور پھر بمطابق حجم اوپر نیچے رکھی گئیں۔ اب اس نے ایک کپڑا اٹھایا تمام کتابیں کپڑے میں باندھیں اور نماز کو چلا گیا۔ یہ ہے وہ نظم و ضبط اور حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کا نظارہ جو اس شخص کو میں نے کرتے دیکھا جب سے میں نے ہوش سنبھالا۔

یہ تھے ہم دونوں بہن بھائیوں کے نانا جان چوہدری فیض احمد گھمن جو ۱۴ اپریل ۱۹۹۳ء کو قریباً ۳½ بجے سہ پہر بعمر تقریباً ۹۰ سال اپنے مالکِ حقیقی سے جا ملے۔ ہم اللہ کے ہیں اور اسی کی طرف ہی لوٹائے ہی جانے والے ہیں۔ نانا جان کی خوبیوں کو گنوانا میرے بس میں نہیں۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ اور نظامِ امامت سے دلی وابستگی تھی۔ مرکز سلسلہ سے آئے ہوئے مہمانوں کی خدمت میں تو ہمہ تن مصروف ہو جاتے۔ ان کی ہر ضرورت کا خیال رکھتے۔ مکرم ارشاد خاں صاحب مربی نوشہرہ نے بیان کیا کہ جامعہ کے ایک وفد کے ساتھ جب وہ ہمارے گاؤں آئے تو بڑی عمر کا ہونے کے باوجود وہ تقریباً چار پانچ میل پیدل چل کر انہیں دوسرے گاؤں چھوڑ کر آئے۔

تقسیم ہند کے موقع پر آپ پٹواری تھے یہ وہ زمانہ تھا جب پٹواری کرتا دھرتا سمجھا جایا کرتے تھے۔

مطالعہ کا شوق اوائل عمر سے تھا الفضل کے اولین خریداروں میں سے تھے اور جب تک نظر نے کام کیا اس کا بغور مطالعہ کیا چند سال پہلے الفضل کے پرانے فائل مرکز بھی بھجوائے اس کے علاوہ کتب سلسلہ کی اچھی خاصی لائبریری گھر میں بنا رکھی تھی۔

رشتہ داروں، ہمسایوں سے حسنِ سلوک اور خدمتِ خلق کی جھلک بھی آپکی زندگی میں نمایاں ہے گاؤں کے تمام فلاحی کام آپکی ہی زیرِ نگرانی انجام پائے جس کا تمام گاؤں برملا اعتراف کرتا ہے۔ گاؤں میں قائم انجمن امداد باہمی کی شاخ آپ ہی کی مرہونِ منت ہے اور آپ اپنی ذات میں گاؤں کے سب سے بڑے امین تھے۔ انتہائی محنت اور جانفشانی سے حساب کتاب کرتے چند پیسوں کا حساب بھی اگر غلط ہے تو اس وقت تک چین نہ آیا جب تک ٹھیک نہیں کر لیا۔ خدمت دین کی توفیق تو آپ کو تمام عمر ملتی رہی گاؤں کے صدر جماعت سیکرٹری مال اور امیر حلقہ رہے۔ جلسہ سالانہ میں نہ صرف خود جاتے بلکہ دوسروں کو بھی توجہ دلاتے اور ۱۹۸۳ء تک کسی جلسہ سے بھی غیر حاضر نہ ہوئے۔ بیت الذکر کی تعمیر، صفائی اور دیگر امور خود انجام دیتے۔ چندوں کی ادائیگی باقاعدہ کرتے۔

آپ نے بڑے مشکل حالات میں اپنی تعلیم مکمل کی غالباً یہی وجہ تھی کہ آپ نے اپنے چاروں بچوں کی تعلیم کی طرف خصوصی توجہ دی۔ اور انہیں اعلیٰ تعلیم دلوائی۔ یہ خدمتِ دین کے جذبے کا نتیجہ تھا کہ آپ کے چاروں بچوں کو بھی دین کی خدمت کا موقع ملا۔

آپ کے جنازے میں غیر از جماعت دوستوں نے کثیر تعداد میں حصہ لیا اور تجہیز و تکفین میں بھی مدد کی یہ آپ کی خوبیوں کا برملا اعتراف تھا اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو غریقِ رحمت کرے اور تمام لواحقین کو صبرِ جمیل اور آپکی نیکیوں کو زندہ کرنے اور ان کو دوام بخشنے کی توفیق دے۔

یاد رکھو حسنِ ظن والے کو کبھی نقصان نہیں پہنچتا مگر بدظنی کرنے والا ہمیشہ خسارہ میں رہتا ہے۔
(حضرت امام جماعت احمدیہ الاوّل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

بقیہ : صہ ۵

بتر ہو گئے۔

میرے ساتھیو! اگر ایسی ہی باتیں ہندوستان میں یا انگلستان میں ہمارے بھائیوں اور مساجد کے ساتھ ہوتیں تو ہم نے پاکستان بھر میں فساد برپا کر دینا تھا۔ ایک مسجد اور ایک مندر کی بے حرمتی میں آخر فرق ہی کیا ہے۔ ہم کس منہ سے ہندو بنیاد پرستوں کو بابری مسجد کے انہدام کا الزام دے سکتے ہیں۔ ایک بنیاد پرست غیر تعلیم یافتہ اور ناخواندہ ہوتا ہے اور اس کا مسلمان ہندو یا یہودی ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

مسلمانوں کو یہ بات نہیں بھولنی چاہیئے کہ ان کا تشدد اور ان کی زیادتیاں جو دوسری مذہبی اقلیتوں پر کرتے ہیں۔ آخرکار انہی پہ لوٹ کر آجاتی ہیں۔ آپ ذرا دیکھیں کہ ہندوستان برما بوسنیا عراق ایران مصر الجیریا میں کیا ہو رہا ہے اور اسی طرح بہت سے دیگر اسلامی ممالک میں بھی۔

یہ بنیاد پرست اسلام کے دشمن ہیں اور اسی طرح بنی نوع انسان کے بھی۔ انہیں جڑوں سے اکھاڑ پھینکنا چاہیئے۔ وہ کینسر کی طرح ہیں اور سوائے اس کے کہ سرجری کر کے انہیں ختم کر دیا جائے یہ امت کو تباہ کر دیں گے۔

(یہ خط کراچی سے لکھا گیا)

نادار اور یتیم بچوں کی تعلیم کیلئے شعبہ امداد طلبہ کو عطیات بھجوائیں

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے شعبہ امداد طلبہ سے مستحق، نادار اور تعلیم طلباء و طالبات کو تعلیمی وظائف دیئے جاتے ہیں۔ یہ شعبہ صدر انجمن میں مشروط بآمد شعبہ کے طور پر ہے۔ اس کے اخراجات، عطیات اور صدقات کے ذریعہ پورے کئے جاتے ہیں۔ جماعت کے صاحب حیثیت اور مخیر احباب سے گزارش ہے کہ وہ عطیات اور صدقات کی رقوم براہ راست بنام نگران امداد طلبہ یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلبہ بھجوائیں۔

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

اعلان نکاح

○ مکرم انور صاحب کارکن نظارت امور عامہ کے چھوٹے بھائی مکرم محمد اجمل صاحب حال جرمنی کے نکاح کا اعلان مورخہ ۲۰ اپریل ۹۳ء کو مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد گورداسپوری نے ہمراہ رضیہ سلطانہ بنت مکرم مرزا بشیر احمد صاحب مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر پر بیت الشکر ربوہ میں کیا۔ مکرم محمد اجمل صاحب محترم مولوی محمد صدیق گورداسپوری صاحب کے بھانجے ہیں۔

احباب اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

اعلان ولادت

مکرم بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ سابق ایل آر او تحریر فرماتے ہیں:

مکرم نعیم احمد صاحب صدیق ایم ایس سی کو اللہ تعالیٰ نے ۱۲ اپریل ۹۳ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ نے نومولود کا نام ذیشان احمد عطا فرمایا ہے بچہ وقف نو میں ہے۔ نومولود خاکسار کا نواسہ اور مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب سیالکوٹی کا پوتا ہے۔

احباب ان کی درازی عمر کیلئے دعا کریں۔

درخواست دعا

○ مکرم میاں محمد صدیق صاحب دار النصر غربی لکھتے ہیں کہ: میرا بیٹا عزیز میاں سہیل احمد عمر ۹ سال کار کے حادثہ میں زخمی ہے اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہے۔ حالت تشویشناک ہے۔

○ مکرم ڈاکٹر سعید احمد خان صاحب سیٹلائٹ ٹاؤن میرپور خاص کی والدہ بیمار ہیں

○ مکرم عبدالرحیم یونس صاحب (دار الضیافت ربوہ) مختلف عوارض کی وجہ سے علیل ہیں۔

○ مکرم میاں عبدالغفور صاحب دار النصر وسطی ربوہ کی بیٹی شاہدہ پروین کے پیٹ کا اپریشن ہوا ہے۔

○ مکرم جاوید احمد جاوید صاحب مربی سلسلہ دفتر اصلاح و ارشاد مقامی کی والدہ محترمہ بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں

○ مکرمہ میمونہ برمن صاحبہ (دار الصدر جنوبی) ربوہ چند دنوں سے کھانسی اور سانس کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔

○ مکرم رانا نصیر الدین صاحب راولپنڈی سے لکھتے ہیں۔ خاکسار کے والد محترم رانا علاؤ الدین صاحب شوگر میں زیادتی کی وجہ سے راولپنڈی ہولی فیملی ہسپتال میں داخل ہیں۔ شوگر میں زیادتی اور کمزوری کی وجہ سے آنکھوں کا اپریشن بھی ملتوی ہو گیا ہے۔ نیز خاکسار کے چھوٹے بھائی رانا صلاح الدین صاحب کی کمر کی ہڈی ابھی تک ٹھیک نہیں ہوئی۔ جسکی وجہ سے کافی تکلیف ہے۔

احباب ان سب کی کامل شفایابی اور درازی عمر کے لئے دعا کریں۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری افتخار احمد صاحب آف نیوجرسی امریکہ ۲۹ اپریل ۱۹۹۳ء کو فیصل آباد میں بعمر ۷۹ سال وفات پا گئے۔ موصوف موصی تھے۔ آپ کے بیٹے مکرم ڈاکٹر اقبال احمد صاحب آف نیوجرسی امریکہ ان کا جنازہ فیصل آباد سے ربوہ لے کر آئے جہاں مکرم مولانا منیر الدین احمد صاحب نے ان کا جنازہ پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی موصوف بہت ہمدرد، خوش اخلاق اور نافع الناس وجود تھے۔

وزارت خارجہ پاکستان سے بطور سیکشن آفیسر ریٹائر ہوئے اور بعد میں اپنے بیٹوں کے پاس امریکہ میں ہی رہائش پذیر تھے۔ آپ محترم حمید احمد صاحب کلیم (میجر ریٹائرڈ) ربوہ کے برادر نسبتی تھے۔

○ مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مجاہد لکھتے ہیں میری بڑی ہمشیرہ محترمہ بخت بھری صاحبہ زوجہ حکیم عبدالعزیز صاحب چک ۸ چٹھہ ضلع گوجرانوالہ مورخہ یکم اپریل ۹۳ء صبح بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ وفات کے وقت آپ کی عمر ۷۵ سال تھی آپ موصیہ تھیں اسی روز میت کو ربوہ لایا گیا۔ بعد عصر بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

○ مکرم وسیم احمد صاحب بلاک ۱۸ سرگودھا لکھتے ہیں:

میری والدہ محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم چوہدری محمد شریف صاحب بٹالوی سکنہ بلاک ۱۸ سرگودھا مورخہ یکم مئی ۹۳ء کو سول ہسپتال سرگودھا میں وفات پا گئیں وفات کے وقت آپ کی عمر ۷۱ سال کے قریب تھی آپ موصیہ تھیں۔ سرگودھا میں بعد از مغرب آپ کا جنازہ محترم مربی صاحب نے پڑھایا۔ بعد ازاں میت کو ربوہ لے جایا گیا۔ جہاں پر محترم صوبیدار صلاح الدین صاحب نے دار الضیافت میں جنازہ پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں لائی گئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم صوبیدار صلاح الدین صاحب نے دعا کرائی۔

احباب ان سب کی بلندئ درجات کے لئے دعا کریں۔

بقیہ صہ ۱

○ مکرم عبدالرشید صاحب تبسم مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ بہاولپور تحریر کرتے ہیں:-

خاکسار کی بیٹی عزیزہ مریم صدیقہ نے راشد منہاس ماڈل سکول بہاولپور سے کلاس ششم میں امسال ۹۴۰/۱۰۰۰ نمبر حاصل کر کے پہلی پوزیشن حاصل کی ہے۔

○ مکرم شبیر حسین بھٹی صاحب (سابق) نائب ضلع و ناظم ضلع بہاولپور کی بیٹی عزیزہ سونیا شبیر نے ۱۹۹۲ء کے کلاس ہفتم کے امتحان میں گورنمنٹ گرلز ہائی سکول ماڈل ٹاؤن اے بہاولپور سے ۸۱۳/۹۲۵ نمبر حاصل کر کے پہلی پوزیشن حاصل کی ہے۔ یاد رہے عزیزہ نے کلاس ششم کے امتحان میں بھی ۷۷۲/۹۲۵ نمبر حاصل کر کے پہلی پوزیشن حاصل کی تھی۔

○ عزیزہ فوزیہ طاہر بنت مکرم سلیمان احمد صاحب طاہر کراچی سے لکھتی ہیں:

اللہ تعالیٰ کے فضل سے میں نے کراچی یونیورسٹی سے بی اے کا امتحان فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ ان بچوں کو مزید دینی و دنیاوی کامیابیوں سے نوازے۔

مطالبات تحریک جدید کا خلاصہ

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں:-

"ان مطالبات کا خلاصہ چار باتیں ہیں۔

اوّل جماعت کے افراد میں عملی زندگی پیدا کرنا خصوصاً نوجوانوں کے اندر بیداری اور عملی جوش پیدا کرنا۔

دوسرے جماعتی کاموں کی بنیاد بجائے مالی بوجھ کے ذاتی قربانیوں پر زیادہ رکھنا۔

تیسرے جماعت میں ایک ایسا فنڈ تحریک جدید کا قائم کر دینا جس کے نتیجہ میں دعوت الی اللہ کے کام میں مالی پریشانیاں روک پیدا نہ کریں۔

چوتھے جماعت کو دعوت الی اللہ کے کاموں کی طرف پہلے سے زیادہ توجہ دلا دینا"

(رپورٹ مجلس مشاورت اپریل ۱۹۳۹ء صہ ۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ ۱۰ مئی۔ گذشتہ رات اور صبح ٹھنڈی ہوا چلنے سے گرمی میں کمی ہو گئی ہے۔

○ سپریم کورٹ میں اسمبلی توڑنے کے خلاف سماعت دوسرے روز بھی جاری رہی۔ سابق وزیر اعظم نواز شریف کے وکیل خالد انور نے دلائل دیتے ہوئے کہا کہ اسمبلی توڑنے کا حکم غیر آئینی ہے کیونکہ آرٹیکل ۵۸ میں اسمبلی توڑنے کی جو وجوہات بیان کی گئی ہیں یہ ان کے برعکس ہے۔ اور اسمبلی توڑنے کا حکم بدنیتی پر مبنی ہے۔

○ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس نے توقع ظاہر کی ہے کہ رٹ کی سماعت پر انہیں نااہل قرار نہیں دیا جائے گا۔

○ سابق وزیر اعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ صدر ملک و قوم کو کھلونا سمجھتے ہیں۔ جب چاہتے ہیں اسمبلی توڑ دیتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ صدر آنکھیں کھولیں۔ سارا ملک ان کے خلاف ہے۔

○ نگران وزیر اعظم میر بلخ شیر مزاری نے کہا ہے کہ پاکستان پرامن ملک ہے۔ کسی قسم کی دہشت گردی میں ملوث نہیں۔ ہم نے امریکی حکومت کو اس سلسلے میں اطمینان دلا دیا ہے۔

○ واپڈا کے اخراجات میں بے پناہ اضافہ ہو گیا ہے اس لئے امکان ہے کہ واپڈا بجلی کے نرخوں میں اضافہ کرے گا۔

○ مسٹر عبدالغفور ہوتی (مسلم لیگ جونیجو گروپ) کو وزیر داخلہ بنا دیا گیا ہے۔ اور خواجہ طارق رحیم کو وزیر اعظم کا معاون خصوصی بنایا گیا ہے۔

○ گذشتہ رات "وزارت اطلاعات کی کارکردگی" پر اظہار خیال کرتے ہوئے روزنامہ نوائے وقت کے چیف ایڈیٹر مجید نظامی نے کہا ہے کہ نگران حکومت میں ۵۸ وزراء ہیں اور آج خبر چھپی ہے کہ ۷۰ ہو جائیں گے انہوں نے کہا میرا خیال ہے کہ مئی کے اندر اندر یہ تعداد شائد ۱۰۰ تک پہنچ جائے اور ۱۰۰ وزراء کو خوش رکھنا وزیر اطلاعات مولانا کوثر نیازی کے بس کا روگ نہیں۔

○ پاکستان میں متعین امریکی سفیر نے کہا ہے کہ نواز حکومت کی پالیسیاں جاری رہیں تو پاکستان زبردست ترقی کرے گا۔ حکومتی تبدیلی کا اقتصادی پالیسیوں پر اثر نہیں پڑنا چاہیئے۔ منشیات کی سمگلنگ اور جبری مشقت سے پاکستان کی بدنامی ہوئی ہے۔

○ صدر اسحاق خان نے کہا ہے کہ مسلح افواج کسی بھی بیرونی جارحیت کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔

○ سابق وزیر اعظم کے خلاف کروڑوں روپے کے سرکاری فنڈز ناجائز طریقے سے استعمال کرنے کے الزام میں دستاویزی ثبوت حاصل کئے جا رہے ہیں۔ وزارت قانون نے اس سلسلے میں سابق وزیر اعظم نواز شریف کے خلاف ریفرنس کی تیاری شروع کر دی ہے۔

○ اس سال ۲۰ لاکھ عازمین حج سعودی عرب پہنچیں گے۔

○ نگران وزیر اعظم میر بلخ شیر مزاری نے کہا ہے کہ نواز شریف کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی ہو گی۔

○ جماعت اسلامی کے امیر قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ سپریم کورٹ قومی اسمبلی بحال کر دے۔

○ بوسنیا میں جنگ بندی معاہدے کے چند گھنٹے بعد ہی لڑائی چھڑ گئی ہے۔

○ ڈالر اور پاؤنڈ سمیت کرنسیوں کے مقابلے میں روپے کی قیمت میں مسلسل کمی ہوئی ہے۔

○ ٹیکسلا سے پانچ کلومیٹر دور دو بسوں کے تصادم کے نتیجہ میں ۱۲ افراد جاں بحق ہو گئے ہیں۔

○ وفاقی وزیر حامد ناصر چٹھہ کو مسلم لیگ جونیجو گروپ کا صدر اور اسد جونیجو کو چیف آرگنائزر منتخب کر لیا گیا ہے۔

○ آئندہ مالی سال کے لئے وفاقی بجٹ کا اعلان ۱۰ جون کو کیا جائے گا۔

○ ملک میں اشیاء کی قلت پیدا کرنے کے ایک منصوبے کا انکشاف ہوا ہے۔ جس میں برطرف کی گئی حکومت کی اہم شخصیات ملوث ہیں۔

○ اتوار کی صبح کو سندھ کے کئی شہروں میں اہم عمارتوں پر بموں کے دھماکوں سے متعدد افراد زخمی ہو گئے اور کئی عمارتوں کو نقصان پہنچا۔

○ محترمہ نصرت بھٹو نے کہا ہے کہ صوبائی اسمبلیاں توڑنے کا مطالبہ برقرار ہے۔ انتخابات فوج کی نگرانی میں ہونے چاہئیں

○ مظفر گڑھ میں کل دوسرے روز بھی ۱۹ سالہ نعیم کی ہلاکت کے خلاف مکمل ہڑتال رہی۔ تمام دوکانیں اور تجارتی مراکز بند رہے۔ دن بھر کشیدگی رہی اور خوف و ہراس کی وجہ سے لوگ گھروں سے باہر نہ نکلے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ ذخیرہ اندوزی کے ذریعہ مصنوعی قلت پیدا کرنے والوں کے خلاف کارروائی ہو گی۔

○ الیکشن کمیشن نے قومی اسمبلی کے انتخابات کے لئے ۲۵ کروڑ کی گرانٹ طلب کی ہے

○ وفاقی حکومت نے ۲۶ اسسٹنٹ کمشنروں کو گریڈ ۱۸ میں ترقی دے کر کمشنر بنا دیا ہے۔

○ احمد شاہ مسعود اور حکمت یار کی فوجوں میں خوفناک جنگ کے نتیجہ میں سینکڑوں افراد ہلاک و زخمی ہو گئے ہیں۔ حزب اسلامی کی فوجوں کو پیچھے دھکیل دیا گیا ہے

○ افغان صدر نے صدر پاکستان غلام اسحاق خان کے نام ایک خط میں کہا ہے کہ معاہدہ اسلام آباد پر عمل درآمد نہیں کر سکتے

○ بھارتی پولیس نے مقبوضہ کشمیر کے گورنر سمیت کئی سیاسی رہنماؤں کو قتل کرنے کا منصوبہ پکڑ لیا ہے۔

○ بنگلہ دیش میں ہولناک طوفان سے مرنے والوں کی تعداد ۷۰ ہو گئی ہے۔

○ سوڈان میں قحط کی صورتحال سنگین ہو گئی ہے۔ ہزاروں افراد کی موت کا خطرہ ہے۔

○ روس کے صدر یلسن نے روسی قانون ساز ادارے توڑنے کی خواہش ظاہر کر دی ہے۔

○ ترکی اسمبلی کے ٹوٹنے اور نئے انتخابات ہونے کا امکان پیدا ہو گیا ہے۔

○ بھارت کے صوبہ بہار میں دریائے گنگا میں کشتی الٹنے سے ۵۰ افراد ہلاک ہو گئے۔

خواتین توجہ فرمائیں
سلائی کٹائی، چائنیز اور کانٹیننٹل کھانے سیکھیے۔
— رابطہ کے لئے —
عطیہ اکیڈمی ۲۱/۲ - ۱۱ صدر جنوبی ربوہ

انگریزی ادویات اور ٹیکہ جات کا مرکز
کنٹرول ریٹ پر اور بارعایت
بہتر تشخیص ——— مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد فون ۳۴۱۳۴

پتہ

بے اولاد
مردوں کیلئے کورس
SPERMATOZOA COURSE Rs200/-
عورتوں کیلئے کورس
بانجھ پن کورس STERILITY COURSE RS 100/-
اٹھرا کورس ATHRA COURSE Rs/100
تفصیلی لٹریچر مفت
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی
رجسٹرڈ۔ ربوہ
فون: ۶۰۶ - ۷۷۱

حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام -/۱۶
۶۰ گرام -/۴۸

اکسیر اولاد نرینہ
(کورس)
-/۱۵۰ روپے

زدجام عشق
خاص
-/۴۸۰ روپے

روشن کاجل
-/۵ روپے

تریاق معدہ
-/۱۰ روپے
-/۲۰ روپے

NASIR ناصر

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
فون: ۶۳۴ ٹیکس: ۵۳۴-۴۵۲۴